© rasailojaraid.com

ہوتی ہے تو اُسے بیچ دیتا ہے۔ پھر اکیلی عورت تو مالک نہیں ہوسکتی۔ اور دوسری بات یہ کہ زیور اُسے حق مہر میں بھی نہیں ملا۔

۴۔ میری ساس کے پاس کچھ زیور ہے جو کہ اُن کے کہنے کے مطابق کڑے دونوں بیٹوں کو اور کانوں کی جھمکیاں اور انگوٹھیاں دونوں بیٹیوں کو ملیں گی۔ وہ ماشاء اللہ ابھی حیات ہیں۔ لیکن انہوں نے فیصلہ کرکے سب کو بتادیا ہے کہ یہ میری طرف سے سب کو میرے مرنے کے بعد تحفہ ملے گا۔ لیکن میرے میاں کا اصرار ہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا یہ سب کچھ شریعت کے مطابق تقسیم ہوگا۔ اس کے بارے میں بھی آپ کے مشورے اور مذہب کے صحیح فیصلے کے مطابق جاننا چاہتی ہوں۔

جواب:

۱۔ نوجوان عورتوں کے لیے ایسی صورت میں قبرستان میں جانا جب کہ مقصد رونا، پیٹنا اور بے صبری کا مظاہرہ کرنا نہ ہو، ممنوع تو نہیں ہے لیکن بہتر بھی نہیں ہے۔ البتہ عمر رسیدہ خواتین عبرت حاصل کرنے اور آخرت کو یاد کرنے کی خاطر جانا چاہیں تو بلا کراہت جائز ہے۔ آپ کے لیے بہتر یہی ہے کہ اپنے شوہر کی رائے پر عمل کرتے ہوئے صبر کا مظاہرہ کریں۔ بیٹے کی قبر پر پہنچ کر یہ بھی ممکن ہے کہ آپ سے صبر نہ ہوسکے اور شرعی حدود سے تجاوز ہوجائے۔

۲۔ شوہر اپنی رقم سے آپ کی طرف سے قربانی دے سکتے ہیں۔ آپ کو قربانی کا ثواب مل جائے گا۔ لیکن اگر ان پر قربانی واجب ہو تو اپنی قربانی کے ساتھ آپ کی طرف سے قربانی دیں۔ عورت اگر خود صاحبِ نصاب ہو تو اُس پر بھی قربانی دینا واجب ہوتا ہے۔

۳۔ زیورات کے بارے میں فیصلہ کرنا کہ ان کا مالک کون ہے، آپ لوگوں کا اپنا کام ہے۔ آپ یہ طے کرلیں اور اس کے بعد جو بھی اس کے مالک ہوں ان پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ اگر مالک آپ ہوں تو زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے شوہر آپ کو اتنی رقم بطور ہبہ دے دیا کریں جس سے آپ کے زیورات کی زکوٰۃ ادا ہوجائے۔ ملکیت کا فیصلہ کرنے کے لیے یہ بات بھی دیکھی جاتی ہے کہ زیورات دیتے وقت دینے والے کی نیت کیا تھی، یا عرف اور رواج کیا تھا۔ اگر دیتے وقت خاوند نے یہ نیت کی تھی کہ اس کی بیوی زیور کی مالکہ ہوگی یا عرف اور رواج مالکانہ طور پر

© rasailojaraid.com